بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ تمام واقعات آنکھوں کے سامنے رونما ہورہے ہیں ۔ ہمارے قارئین کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ معلوم ہوسکے کہ آج سے ساٹھ سال پہلے اسلامی ممالک کی کون کون سی شخصیتیں زیادہ نمایاں تھیں اور ان کے مشاغل و مساعی کا کیا انداز تھا ۔ کتاب کے مطالعے سے ایسا احساس ہوتا ہے کہ پڑھنے والا سیّاح کے ساتھ ساتھ چل پھر رہا ہے ۔

نام کتاب : مشائخ ہوشیار پور
مصنف : میاں عطاءاللہ ساگر وارثی
پتا : وارثی منزل، پاک سٹریٹ، اسلام آباد کالونی، سمن آباد۔ لاہور
صفحات : ۲۸۳
قیمت : ۱۵۰ روپے
جلد، کتابت، کاغذ، طباعت بہترین۔

میاں عطاءاللہ ساگر وارثی تصوف کے سلسلۂ وارثیہ سے تعلق رکھتے ہیں اور مشائخ و صوفیا کے حالات سے اُنھیں خاص طور سے دلچسپی ہے۔ اس موضوع پر ان کا مطالعہ بھی ہے اور اس باب میں انھوں نے کام بھی کیا ہے ۔

ان کا آبائی مسکن ضلع ہوشیار پور ہے جو مشرقی پنجاب کا مشہور علاقہ ہے ۔ اس علاقے میں بہت سے نامور اور ممتاز مشائخ و صوفیا نے جنم لیا ہے، جن کا تذکرہ زیرِ نظر کتاب "مشائخ ہوشیار پور" میں کیا گیا ہے ۔

یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے ۔ پہلے باب میں ہوشیار پور کی تاریخی حیثیت سے بحث کی گئی ہے اور یہ ضلع مختلف اوقات میں جن ادوار سے گزرا ہے، اس کی تفصیل بیان کی گئی ہے مثلاً مسلمانوں کے دور، سکھوں کے دور، برطانوی حکومت کے دور اور وہاں کے میلوں اور مذہبی تہواروں سے متعلق تفصیلات دی گئی ہیں ۔

دوسرے باب میں برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی آمد اور فتح سندھ کا تذکرہ ہے ۔

تیسرا باب تحریک آزادی اور تحریک پاکستان کے بارے میں ہے اور اس ضمن میں وہاں کے مسلمانوں نے جو کوششیں کیں ان کا ذکر کیا گیا ہے ۔

چوتھا باب مشائخ ہوشیار پور پر مشتمل ہے ۔ اس باب میں اس علاقے کے چوراسی [۸۴] مشائخ و صوفیا کے حالات بیان کیے گئے ہیں ۔

برصغیر پاک و ہند کو نیکی اور دین داری کے اعتبار سے بڑی شہرت حاصل ہے اور اس وسیع خطۂ ارض کے مختلف علاقوں میں بے شمار اصحابِ کمال پیدا ہوئے ہیں جنھوں نے گوناگوں خدمات کے اعتبار سے بے حد شہرت حاصل کی ۔ ہوشیار پور کا علاقہ بھی برصغیر کے انھی علاقوں میں شامل ہے جہاں کے باشندے علم و عمل میں اپنا ایک خاص مقام رکھتے ہیں ۔

اس علاقے میں جو ممتاز شخصیتیں پیدا ہوئیں اور جن کی جد و جہد سے لوگوں نے نیکی اور روحانیت کی راہوں پر چلنا شروع کیا ، ان کے کوائف کو ضبط تحریر میں لانا اور موجودہ دور کے اہلِ علم کو ان سے متعارف کرانا نہایت ضروری تھا ۔ ہمیں ساگر وارثی صاحب کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ انھوں نے اس اہم کام کی طرف توجہ مبذول کی اور اپنے علاقے کے مشائخ و صوفیا کے واقعات و حالات ایک مستقل کتاب میں تحریر کیے ۔

اپنے موضوع سے متعلق یہ بڑی اچھی کتاب ہے ، اس کے مطالعے سے ضلع ہوشیار پور کے بارے میں بہت سی نئی باتوں کا پتا چلتا ہے ۔ رجالِ برصغیر کے بارے میں بالعموم اور پنجاب کے رجال پر تحقیق کرنے والے اہلِ علم کے لیے بالخصوص یہ کتاب نہایت مفید ثابت ہوگی ۔

اپنے آبائی علاقے (ضلع ہوشیار پور) کے صوفیا و مشائخ سے لائق مصنف کی محبت و عقیدت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب اُنھوں نے خود ہی شائع کی ہے اس کے لیے کسی ناشر کتب کے دروازے پر دستک نہیں دی ۔ یہ بہت بڑی ہمت کا کام ہے جو انھوں نے کیا ۔ ہمارے قارئین کو اس کتاب کے مندرجات سے استفادہ کرنا چاہیے ۔

(م ۔ ا ۔ ب)